67940 ـ نماز كى پابندى نہ كرنے اور بيوى كے حقوق ميں كوتاہى كرنے والے خاوند سے طلاق لينا

سوال

ميرے ليے ايك نوجوان كا رشتہ آيا جس كى تعليم مجھ سے كم تھى اس نے ہائى سكول كى تعليم لے ركھى ہے اور ميں يونيورسٹى سے فارغ ہوں، اس ليے ميں نے يہ رشتہ رد كر ديا، ليكن بعد ميں اس نوجوان كى والدہ نے دعوى كيا كہ اس كے لڑكے نے انگلش ميں ڈپلومہ كر ركھا ہے، ليكن بعد ميں مجھے علم ہوا كہ وہ انگريزى كے بارہ ميں كچھ نہيں جانتا. اس نوجوان كى والدہ نے كہا كہ وہ تنخواہ چار ہزار ريال ماہانہ پر ملازم ہے، يہ تخواہ كافى ہے كيونكہ اس كا دادا اسے فليٹ تحفہ ميں دے رہا ہے، اس طرح ہمارى شادى ہوگئى ليكن بعد ميں مجھے علم ہوا كہ اس نوجوان پر تو بنك كا قرض ہے اور بنك اس كى ماہانہ تخواہ سے كٹوتى كر رہا ہے، مجھے وہ ماہانہ ايك ہزار ريال ديتا، اور تقريبا تين ماہ سے اس نے ملازمت بھى چھوڑ دى ہے اور دوسرا كام تلاش كر رہا ہے.
اس كے دادا نے جو فليٹ ديا ہے اب تك ہم اس ميں بھى منتقل نہيں ہوئے، حالانكہ ہمارى شادى كو ايك سال اور چار ماہ گزر چكے ہيں، اس كا سبب يہ ہے كہ وہ ميرے اخراجات برداشت نہيں كر سكتا اور اپنے گھر والوں كے ساتھ ہى رہتا ہے، اور اس كے ساتھ ساتھ نمازوں ميں بھى سستى و كوتاہى كا مرتكب ہوتا ہے، جب ميں كہوں تو نماز ادا كر ليتا ہے، اور پھر بہت موٹا بھى ہے جو ميرے ليے لذت كے حصول ميں مانع ہے، اور پھر اپنى صفائى ستھرائى كا بھى خيال نہيں كرتا، حتى كہ ميں اس سے نفرت كرنے لگى ہوں، برائے مہربانى مجھے كوئى حل بتائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شادى اللہ سبحانہ و تعالى كى نشانيوں ميں سے ايك نشانى اور اللہ كى نعمتوں ميں سے ايك نعمت ہے، جس ميں خاوند اور بيوى كو انس و محبت حاصل ہوتى ہے اور وہ ايك دوسرے عفت و عصمت حاصل كرتے ہيں، اور نيك و صالح اولاد كا حصول ہوتا ہے جس سے زمين ميں اللہ كے منہج پر آبادى ہوتى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ كى نشانيوں ميں يہ بھى شامل ہے كہ اس نے تمہارے ليے تمہارى ہى جنس سے تمہاري بيوياں پيدا كيں تا كہ تم ان سے آرام و سكون پاؤ، اور اس نے تمہارے مابين محبت و الفت اور ہمدردى قائم كر دى، يقينا غوروفكر كرنے والوں كے اس ميں بہت سارى نشانياں ہيں الروم (21).

ان مقاصد کے حصول کے لیے شادی مشروع کی گئی ہے اس لیے اگر یہ مقاصد حاصل نہ ہوں تو پھر طلاق مشروع ہوتی ہے، تا کہ دوسری ازدواجی زندگی کے لیے راہ تیار کی جا سکے جس میں نکاح کے اہداف و مقاصد کا حصول ہو سکے.

آپ نے جن اسباب کا ذکر کیا ہے، ان کی بنا پر آپ کے لیے طلاق مانگنا مباح ہے.

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" بغیر کسی سبب کے " یعنی بغیر کسی ایسے سبب کے جس کی بنا پر علیحدگی کی ضرورت پڑے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت پر حسن معاشرت کرنا ضروری ہے، اور اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اچھے طریقہ سے اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور بغیر کسی علت و سبب کے طلاق کا مطالبہ مت کرے.

اگر کوئی علت و سبب ہو تو پھر طلاق طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلا: بیوی کے حق میں خاوند بخل سے کام لیتا ہو، یا پھر بہت زیادہ معصیت و نافرمانی کرنے والا ہو یعنی نشہ وغیرہ کرتا ہو، یا پھر بہت زیادہ راتوں کو بیدار رہتا ہو اور بیوی کو چھوڑ رکھے، یا اس طرح کا کوئی اور سبب ہو تو یہ قابل قبول عذر میں شامل ہوگا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی الطلاق (264).

آپ نے جو اسباب بیان کیے ہیں ان کی بنا پر اگرچہ آپ کے لیے طلاق لینی مباح ہو جاتی ہے لیکن طلاق کا مطالبہ کرنے سے قبل آپ کو چند ایك امور کا خیال کرتے ہوئے طلاق لینے کے بارہ بہت زیادہ غور و فکر کرنی چاہیے، ذیل میں ہم چند ایك امور پیش کرتے ہیں ان کا خیال ضرور کریں:

اول:

خاوند کی اصلاح کی امید خاص کر جب آپ اپنے علیحدہ فلیٹ میں منتقل ہو جائیں تو ہو سکتا ہے وہ آپ کی طرف سے اسے دلیری دلانے کی بنا پر وہ نماز کی پابندی کرنے لگے، اور اللہ تعالی اس کے رزق میں بھی وسعت کر دے،

اور وہ آپ کو راضی رکھنے کی سعی و کوشش کرے، اور آپ جس اذیت سے دوچار ہیں اس سے چھٹکارا دلانے کی کوشش کرے.

تو اس طرح آپ کو خاوند کے ساتھ حسن سلوك کرنے پر اللہ کی جانب سے اجروثواب حاصل ہو، کہ آپ نے اس کی حالت تبدیل کرنے میں معاونت کی، اس لیے آپ اپنے آپ سے دریافت کریں، اور اپنے خاوند کے حال میں غور و فکر کریں.

اگر آپ کو نظر آئے اور امید ہو کہ وہ تبدیل ہو جائیگا اور اس کی حالت میں اصلاح پیدا ہو جائیگی تو پھر آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور اللہ سے اجروثواب کی نیت رکھیں، اور یہ علم میں رکھیں کہ صبر کا پھل اور نتیجہ کامیابی اور تنگی و مشکل سے چھٹکارا کی صورت میں ہوتا ہے.

کتنی ہی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے خاوند کے برے اخلاق اور برے سلوك پر صبر و تحمل سے کام لیا تو اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے خاوندوں کی حالت بدل دی، اور وہ بہترین خاوند بن گئے، جو اپنی بیوی کے صبر و تحمل اور نیکی و احسان کی قدر کر کے اسے کبھی نہیں بھولتا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دور کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی و عداوت ہے ایسا ہو جائیگا کہ جیسے دلی دوست ہو

اور یہ بات انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے اور کوئی نہیں پا سکتا فصلت (34 - 35).

خاوند کی اصلاح کرنے میں عورت کا بہت بڑا دخل ہے وہ اسے خیر و بھلائی اور فلاح و کامیابی کی طرف لانے میں کامیاب ہو سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس کے لیے حکمت اور نرمی و شفقت اور اچھے اسلوب کو استعمال کرے، اور اسے پہلے اپنے خاوند کی دینی اصلاح کرنی چاہیے، اور پھر بدنی اور مادی اصلاح کی طرف جائے.

کیونکہ اگر خاوند کی دینی اصلاح ہو جائے تو پھر اللہ کے فضل و حکم سے سارے معاملات و امور میں ہی سیدھا ہو جائیگا.

دوم:

آپ یہ مدنظر رکھیں کہ اگر طلاق ہو گئی تو آپ کی حالت کیا ہوگی، اس چیز پر غصہ کی حالت میں یا پھر خاوند سے نفرت کی حالت میں حکم نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ اس کے لیے غور و فکر اور تدبر کی ضرورت ہے.

كيونكہ ايك عقلمند عورت ايك ايسے خاوند كے ساتھ زندگى گزرانے پر راضى ہو سكتى ہے جس ميں خير و شر اور برائى و نيكى پائى جاتى ہو، ليكن وہ طلاق يافتہ ہو كر زندگى نہيں بسر كر سكتى، كيونكہ طلاق كى صورت ميں اسے اكيلا پن اور پريشانى اور دوسرے خاوند كى تلاش جيسى مشكلات حاصل ہونگى، كيونكہ اس دور ميں تو بہت سارى عورتوں كى شادى كى عمر ڈھل چكى ہے اور ان كى شادى نہيں وہ شادى كى آس لگائے بيٹھى ہيں تو پھر ايك مطلقہ كا كيا حال ہوگا، كہ كنوارى كے ليے شادى مشكل ہو رہى مطلقہ كيسے كريگى.

ليكن اس ميں عورتيں مختلف ہيں، ہو سكتا ہے مطلقہ عورت اپنے دين و اخلاق اور خوبصورتى يا مال و نسب كى بنا پر مرغوب ہو.

سوم:

آپ كو كثرت كے ساتھ اللہ كے سامنے گريہ زارى كرنى چاہيے كہ وہ آپ كو رشد و ہدايت نصيب فرمائے اور آپ كو نفس كے شر سے محفوظ ركھے، آپ فيصلہ كرنے سے قبل استخارہ ضرور كريں.

استخارہ كرنے كا طريقہ معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (11981) اور (2217) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اللہ سبحانہ و تعالى سے ہمارى د عا ہے كہ آپ كوخير ہدايت اور كاميابى و نجات نصيب فرمائے.

واللہ اعلم .